عدتِ وفات کے بعد عورت کا زیور پہننا

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13288

تاریخ اجراء: 13 شعبان المعظم 1445ھ/24 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت عدتِ وفات گزارنے کے بعد زیورات پہن سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مسلمانوں میں ہندوؤں سے میل جول کی وجہ سے بہت سی غلط رسموں کا چلن ہو گیا ہے، ان ہی میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اب ساری زندگی اس پر سوگ لازم ہے، نہ وہ نکاح کر سکتی ہے اور نہ ہی ساری زندگی کسی قسم کی زیب وزینت اپنا سکتی ہے۔ اسی طرح کا رواج زمانۂ جاہلیت میں بھی تھا کہ بیوہ عورتیں بعدِ عدت بھی زیب وزینت اختیار نہیں کر سکتی تھیں، جبکہ دینِ اسلام نے اعتدال کے ساتھ عدت کے مکمل احکام بیان کرتے ہوئے عورتوں پر ہونے والے اس ظلم کو ختم کیا۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق بیوہ عورت کو عدتِ وفات کے دوران، اسی طرح جس عورت کو تین طلاقیں یا طلاقِ بائن ہو جائے، اس پر دورانِ عدت سوگ کرنا واجب ہے، جس کے پیشِ نظر عورت پر لازم ہوتا ہے کہ وہ ہر طرح کی زینت کو ترک کر دے مثلاً کسی قسم کے زیور یہاں تک کہ انگوٹھی، چھلا وغیرہ، مہندی، سرمہ، نئے کپڑے یا بدن پر خوشبو وغیرہ کا استعمال، بلا ضرورتِ شرعی تیل لگانا، کنگھا کرنا، ریشم کا کپڑا پہننا چھوڑ دے۔ البتہ جب عدت مکمل ہو جائے تو اب اس کے لئے شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے نکاح کرنا، زیب وزینت اختیار کرنا، زیوارت پہننا بالکل جائز ہے کہ یہی قرآن کریم سے ماخوذ حکمِ شریعت ہے، بلا وجہِ شرعی اس سے روکنا احکامِ شریعت سے جہالت ہے۔

واضح رہے کہ بعدِ عدت بناؤ سنگھار اور فیشن اختیار کرنے کا وہ طریقہ جو شرعاً ناجائز ہو وہ ناجائز ہی رہے گا۔

اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:" فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ" ترجمہ کنز الایمان: توجب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(سورۂ بقرہ، آیت 234)

تفسیر ابی سعود میں ہے:" فإذا بلغن أجلهن أي انقضت عدتهن فلا جناح عليكم ايها الحكام والمسلمون جميعا فيما فعلن في انفسهن من التزين والتعرض للخطاب وسائر ما حرم على المعتدة بالمعروف بالوجه الذي لا ينكره الشرع "یعنی جب ان کی عدت پوری ہو جائے، اے حکام اور مسلمانو! تم میں سے کسی پر کوئی گناہ نہیں اس کام میں جو عورتیں خود زینت اختیار کریں یا کسی کو نکاح کا پیغام بھیجیں اور وہ تمام کام جو معتدہ پر حرام تھے بشرطیکہ ایسے طریقہ پر ہوں جس سے شریعت نے منع نہ کیا ہو۔(تفسیر ابی سعود، جلد1، صفحہ232، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تفسیر سمرقندی میں ہے:" (فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ) يعني انقضت عدتهن (فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ) أي فلا أثم عليكم (فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ) من الزينة والكحل والخضاب وذلك أن المرأة إذا انقضت عدتها فكان أولياؤها يمنعونها من الزينة فأباح الله تعالى لهن الزينة بعد العدة "یعنی جب ان کی عدت پوری ہو جائے، تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس کام میں جو عورتیں کریں یعنی زینت کرنا، سرمہ لگانا، مہندی لگانا۔ اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ جب عورت کی عدت پوری ہو جاتی، تو اس کے اولیا اس کو زینت سے منع کیا کرتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے بعدِ عدت زینت کو مباح قرار دے دیا۔(تفسیر سمرقندی، جلد1، صفحہ180، دار الفکر، بیروت)

مشہور مفسر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ما سے ساری وہ چیزیں مراد ہیں جو عدت میں عورتوں پر حرام ہو گئیں تھیں یعنی عدت پوری ہو چکنے پر عورتیں بناؤ، سنگھار یا دوسرا نکاح، گھر سے نکلنا وغیرہ جو کچھ بھی کریں، اس میں اے حاکمو! تم پر کوئی گناہ نہیں مگر بالمعروف یہ فعلن کے فاعل کا حال ہے اور اس سے جائز کام مراد ہیں یعنی جو جائز چیزیں عدت کی وجہ سے اس پر حرام ہو گئیں تھیں وہ سب کر سکتی ہیں، ناجائز کام جو عدت سے پہلے بھی حرام تھے وہ اب بھی حرام ہیں"(تفسیرِ نعیمی، جلد2، صفحہ493، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم